سوال

(710) نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کے بارے ایک سوال پر استفسار اور اس کا جواب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ آپ نے الاعتصام کے شمارہ نمبر ۲۸،۷ ذوالقعدہ ۱۴۲۱ھ جمعۃ المبارک (مطابق ۲۳ فروری تا یکم مارچ ۲۰۰۱ء) میں (ص۔۱۳) پر ضروری وضاحت اور شکریہ کے عنوان کے تحت حافظ زبیر علی زئی صاحب کا شکریہ ادا کیا، کہ انہوں نے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے اثر کے متعلق آگاہ کیا کہ یہ اثر جامع المسانید ابن کثیر (ص ۵۲۵ ج ۷) میں موجود ہے لیکن یہ اثر سلیمان العطار کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ راوی مجہول نہیں۔ اس راوی کا پورا نام سلیمان بن الحسن بن المنہال العطار، ابوایوب البصری ہے۔ حضرت شیخ الاسلام جناب محب اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''رجال کتاب القراءۃ خلف الامام للبیھقی'' میں اس کو ذکر کیا ہے اور تحریر فرمایا ہے، کہ:

اَطلَقَ عَلَیہِ اَبُو بَکرِ الاِسمَاعِیلِیُّ اَلعَدلَ کِتَابُ المُعجَمِ لِاَبِی بَکرِ الاِسمَاعِیلِیِّ (۲ ۶۴۷)۔

وَقَالَ حَمزَۃُ بنُ یُوسُفَ السَّھمِیُّ: سَاَلتُ اَبَا مُحَمَّدٍ بنَ غُلَامِ الزُّہرِیِّ، عَن سُلَیمَانَ بنِ الحَسَنِ اَبِی اَیُّوبَ العَطَّارِ البَصرِیِّ، فَقَالَ: ہُوَ ثِقَۃٌ۔ وَقَالَ اَیضًا: سَاَلتُ الدَّارَقُطنِی عَن اَبِی اَیُّوبَ سُلَیمَانَ بنِ الحَسَنِ العَطَّارِ البَصرِیِّ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِہٖ۔ کِتَابُ سُؤَالَاتِ حَمزَۃَ بنِ یُوسُفَ السَّھمِیِّ لِلدَّارِقُطنِی، وَغَیرِہٖ مِنَ المَشَائِخِ (ص ۲۱۷۔۲۱۸۔ رقم الترجمۃ نمبر ۲۹۴۔۲۹۶)

اس لیے یہ راوی مجہول کیسے ہوا بلکہ قابلِ احتجاج ہوا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کا جواب محترم حافظ زبیر علی زئی کے قلم سے ہی ملاحظہ فرمائیں! وہ آپ کے اس سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ: سلیمان بن الحسن، ابوایوب العطار البصری رحمہ اللہ بلاشبہ ثقہ تھے، تاہم ان کا انتقال ۲۶۲ھ میں ہوا۔ دیکھئے تاریخ بغداد (۹/۵۴) المنتظم لابن الجوزی (۱۲/۱۸۲) ترجمہ نمبر ۱۶۷۵۔

جب کہ امام طبرانی، عکا شہر میں ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ (رحمہ اللہ) دیکھئے سیر اعلام النبلاء (۱۶/۱۱۹) اور عام کتب میں ترجمۃ الطبرانی۔ امام طبرانی رحمہ اللہ کا پہلا سماع ۲۷۳ھ (یعنی تیرہ سال کی عمر) میں ان کے والد نے کرایا۔ (السیر ۱۶/۱۱۹) لہٰذا سلیمان مذکور سے امام طبرانی کا سماع ناممکن و غیر ثابت ہے۔

سندِ مذکور کا راوی سلیمان بن الحسن العطار کوئی دوسرا شخص ہے۔ المعجم الاوسط (۴/۳۸۹) ح: ۳۶۶۳ میں اس کے ساتھ ''المصری'' کا لقب موجود ہے۔ جب کہ اس کی کنیت مجھے کہیں

نہیں ملی ۔ لہٰذا استاذِ طبرانی کی جہالت بدستور باقی ہے ۔ کتاب الدعا للطبرانی کے محقق ڈاکٹر محمد سعید بن محمد حسن البخاری نے بھی لکھا ہے کہ :

'لَم اَقِف عَلَیہ' (مقدمہ کتاب الدعاص ۳۳۸ وکتاب امعار، ح : ۲۰۶۱ ابوایوب البصری کے شاگردوں میں امام طبرانی اوراستادوں میں اَبو کَامِلٍ الجَحدَرِی کانام نہیں ملا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے یہی روایت فُضَیلِ ابنِ سُلَیمَانَ النُّمَیرِی کی وجہ سے السلسلة الضعیفة ج ۶ ص ۵۶ حدیث نمبر ۲۵۴۴ پر ذکر کرکے ''ضعیف'' قرار دی ہے ۔ وما علینا الاالبلاغ (زبیر علی زئی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :600

محدث فتویٰ